مکتوبات امام ربانی

اردو

مؤلف

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

مترجم

مولانا محمد سعید احمد نقشبندی

مدینہ پبلشنگ کمپنی
بندر روڈ
کراچی

صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

للہ الحمد بر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

یعنی

اُردو ترجمہ

مکتوباتِ امامِ ربانی

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

دفتر سوم — حصہ اول

تصحیح و حواشی و ترجمہ

مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی
خطیب و امام مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:
مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ، کراچی

طبع اول ——— آفسٹ ایڈیشن ——— ۱۹۶۲ء

طابع و ناشر ——— مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ۔ کراچی

مطبع ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی

تعداد ——— دو ہزار (۲۰۰۰)

قیمت ——— حصہ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم مجلد مع پلاسٹک کور

ملنے کا پتہ:-

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ۔ لاہور

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہوگی)

مجبوروں کے لئے تسلی بخش ہے۔

وہ گرامی نامہ جو آپ نے درویش محمد علی کشمیری کے ہاتھ بھیجا تھا، پہنچا۔ اور جو کچھ آپ نے لکھا تھا، اس کی اطلاع ہوئی اس کے جواب میں وقت کے تقاضا کے مطابق جو کچھ ہو سکا لکھا۔ دوست اور فرزند سب تسلی سے رہیں اور اپنے مقام پر ثابت اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں۔

مکتوب نمبر ۳۹

ملا ابراہیم کی طرف صادر فرمایا

اس کے اس سوال کے جواب میں کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی الحدیث اور ارباب فرقہ ہونے کی تحقیق

جاننا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی مراد جو کہ حدیث میں اس امت کے بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جانے کے متعلق ہے۔

كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً (ایک کے علاوہ سب دوزخ میں جائیں گے)

ان فرقوں کا آگ میں داخل ہونا اور ان کا عذاب میں رہنا ہے نہ کہ آگ میں ہمیشہ کا رہنا اور ان کو ہمیشہ کا عذاب ہونا کیونکہ وہ ایمان کے منافی اور کافروں سے مخصوص ہے۔

خلاصہ کلام جب آگ میں ان کے داخل ہونے کا سبب ان کے برے عقائد ہیں تو لازماً ان فرقوں کا ہر ایک فرد آگ میں داخل ہوگا اور اپنے عقیدہ کی گندگی کے مطابق اسے عذاب ہوگا۔ برخلاف اس ایک فرقہ کے کہ ان کے عقیدے آگ کے عذاب سے نجات بخشنے والے ہیں۔ اس قدر ضرور ہے کہ اگر ان میں سے بعض آدمی برے اعمال کے مرتکب ہوں گے اور وہ اعمال توبہ اور شفاعت سے معاف نہ ہوں تو ہو سکتا ہے کہ گناہ کے اندازے کے مطابق آگ کے عذاب میں مبتلا ہوں اور آگ میں داخل ہونا ان کے حق میں موجود ہو۔

پس دوسرے فرقوں میں آگ میں داخلہ ان کے تمام افراد کے لئے ثابت ہے۔ اگرچہ خلود نہ ہو اور اس فرقہ ناجیہ کے حق میں دخول نار بعض آدمیوں سے مخصوص ہے۔ جنہوں نے برے اعمال کئے ہیں۔ اور کلمہ

كُلُّهُمْ میں اس بیان کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔

اور چونکہ یہ بدعتی فرقے اہل قبلہ ہیں ان کو کافر کہنے کی جرات نہیں کرنی چاہیئے جب تک کہ وہ ضروریات دینیہ کا انکار نہ کر دیں اور احکام شرعیہ میں سے متواترات کا رد نہ کریں اور جو چیز یقینی طور پر دین میں آئی ہے اس کو قبول نہ کریں۔ علماء نے فرمایا ہے اگر کسی میں ننانوے وجہ کفر ظاہر ہوں اور ایک وجہ اسلام کی پائی جائے تو اس ایک وجہ کی تصحیح کرنی چاہیئے اور کفر کا حکم نہ کرنا چاہیئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہتر جانے اور اسی کی بات مضبوط ہے۔

اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ نصف یوم سے مراد کہ اس امت کے فقیر اغنیاء سے پہلے اتنی مدت جنت میں جائیں گے وہ دنیا کے پانچ سو سال ہیں اس لئے کہ اللہ جل وعلا کے نزدیک ایک دن ہزار سال کا ہے۔ اور یہ آیت کریمہ

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ (اور تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے مطابق ہزار سال کا ہے۔)

اس معنی پر دلیل ہے اور اس مدت کا اندازہ علم الٰہی جل شانہ کے سپرد ہے۔ بغیر اس کے کہ متعارف سال و ماہ اور شب وروز متحقق ہوں۔

اور فقیر سے مراد صبر کرنے والا فقیر ہے جو کہ شرعی احکام کی بجا آوری کرے اور شرعی ممنوعات سے پرہیز کرے۔ اور فقر میں درجات اور مراتب ہیں۔ ان میں سے بعض بعض سے بلند ہیں اور ان مراتب میں سے اعلیٰ ترین مرتبہ مقام فنا میں ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا سب کو ناچیز سمجھے اور فراموش کر دے۔ اور جو آدمی فقر کے تمام مراتب کا جامع ہے وہ افضل ہے۔ اس آدمی کی نسبت سے جو بعض مراتب رکھتا ہو اور بعض نہ رکھتا ہو۔ پس فنا کے باوجود جو ظاہری فقر بھی رکھتا ہے وہ افضل ہے اس آدمی کی نسبت سے جو فنا کے ساتھ ظاہری فقر نہیں رکھتا فافہم

مکتوب نمبر ۳۹

مولانا محمد صادق کشمیری کی طرف صادر فرمایا

(اس بیان میں کہ صوفیاء کے علم الیقین اور فلاسفہ کے علم الیقین میں کیا فرق ہے)

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

صوفیاء کے نزدیک علم الیقین اس یقین سے عبارت ہے جو کہ اثر سے موثر پر استدلال سے